بدھ 30 جون 2004ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

بدھ 30 جون 2004ء 11 جمادی الاول 1425 ہجری۔ 30 احسان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 143

تازہ نعمت کا شکریہ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ بارش آگئی۔ حضورؐ کھلی جگہ پر آئے اور اپنے جسم سے کپڑا اٹھا دیا تو بارش آپ پر گرنے لگی ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا۔ فرمایا اس لئے کہ یہ میرے رب کی طرف سے تازہ نعمت ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی المطر حدیث نمبر:4436)

2

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ کینیڈا

کینیڈا کے مختلف قابل دید مقامات کی سیر، بیت الحنیف میں استقبال اور ملاقاتیں

رپورٹ: عبدالماجد طاہر صاحب

24 جون 2004ء

بروز جمعرات

صبح پونے پانچ بجے حضور انور نے بیت .... تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 24 جون 2004ء کی صبح سوا نو بجے کے قریب اپنی قیام گاہ سے ٹورانٹو شہر کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور انور کے ہمراہ مکرم سید طارق احمد صاحب اور ان کی فیملی کے ممبران بھی تھے۔

قریباً چالیس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور اونٹاریو جھیل کے کنارے پہنچے تو The Rosemary نامی کشتی کے عملہ نے حضور انور اور بیگم صاحبہ کا استقبال کیا۔ دس بجے سے گیارہ بجے کے درمیان اس کشتی میں حضور انور نے جھیل کے Toronto Inner Harbour کی سیر کی۔ درجہ حرارت معتدل تھا اور خوشگوار ہوا چل رہی تھی جھیل کی سیر کے لئے یہ نہایت موزوں موسم تھا۔ حضور انور مع بیگم صاحبہ وافراد خاندان کشتی کے Lounge میں تشریف فرما تھے جبکہ وفد کے دیگر افراد اور خدام کشتی کے Upper Deck پر چلے گئے۔

کشتی ٹورانٹو ایئر پورٹ کے سامنے سے گزرتی ہوئی چھوٹے چھوٹے جزیروں کے درمیان چلتی رہی۔ کشتی جب بھی رخ موڑتی تو ایک نیا منظر سامنے ہوتا۔ جیسے جیسے کشتی شہر کے کنارے سے دور ہوتی گئی ٹورانٹو شہر کی خوبصورت فلک بوس عمارتیں جھیل کے کنارے پر نہایت خوبصورت نظر آتیں۔ خاص طور پر CN Tower اور Sky Dome جو ٹورانٹو شہر کی پہچان بن چکے ہیں مختلف زاویوں سے ہر دفعہ پہلے سے زیادہ نکھر کر سامنے آ جاتے۔

``Toronto Inner Harbour``

جھیل کا وہ محفوظ کونہ ہے جو ٹورانٹو کے سامنے واقع چھوٹے چھوٹے جزیروں اور ٹورانٹو شہر کے درمیان ہے۔ ان جزیروں کو Toronte Islands کہتے ہیں۔ ان کے شمال مغربی کونہ پر Toronto City Center Airport ہے جس کا شہر سے کوئی زمینی رابطہ نہیں ہے بلکہ اس پر آنے کے لئے Ferry چلتی ہے۔

جھیل اونٹاریو شمالی امریکہ کی پانچ عظیم جھیلوں ``Great Lakes`` میں سے پانچویں نمبر پر ہے۔ اس کا رقبہ 19,000 مربع کلو میٹر ہے۔ اس کی شکل لمبوتری ہے اور یہ تقریباً شرقاً غرباً واقع ہے۔ اس میں پانی زیادہ تر دوسری عظیم جھیلوں میں سے دریائے نیاگرا کے ذریعہ آتا ہے اور اس دریائے نیاگرا پر مشہور عالم "نیاگرا آبشار" ہے۔

کینیڈا کی موجودہ آبادی کا ایک چوتھائی حصہ صوبہ اونٹاریو کے جنوبی حصہ میں اس جھیل کے کنارے آباد ہے۔ اس جھیل کے کنارے پر واقع مشہور شہر ٹورانٹو، ہملٹن، کنگسٹن کینیڈا میں ہیں اور راچسٹر (Rochester) شہر امریکہ میں ہے۔ جس سے اس جھیل کی لمبائی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس علاقہ میں امریکہ اور کینیڈا کا بارڈر بھی یہی جھیل بناتی ہے۔ دلچسپ بات ہے کہ کینیڈا کے آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑے صوبہ اونٹاریو کا نام اسی جھیل کے نام پر رکھا گیا ہے۔ حضور انور از راہ شفقت Upper Deck پر بھی تشریف لائے اور خدام کی تصاویر بھی لیں۔ اس کے بعد حضور واپس نیچے Lounge میں تشریف لے گئے۔

کشتی کی سیر کے بعد حضور انور ٹورانٹو کو ساری دنیا میں متعارف کرانے والی اور دنیا کی بلند ترین عمارت CN Tower دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ ٹاور 553 میٹر بلند ہے۔ اس سے دوسرے نمبر پر بلند ماسکو کا ٹاور Ostankino Tower ہے جو 540 میٹر ہے اور تیسرے نمبر پر بلند ترین عمارت شکاگو۔ امریکہ کا سیئرز ٹاور Sears Tower ہے جو 520 میٹر ہے۔ 1995ء میں امریکن سوسائٹی آف سول انجینئرز نے CN Tower کو ماڈرن ورلڈ کے سات عجائب میں بھی شمار کیا۔

CN ٹاور 1976ء میں کینیڈا کی ریلوے کمپنی (Canadian National) نے کینیڈا کی انڈسٹری کی مہارت کا مظاہرہ کرنے کے لئے تعمیر کیا تھا۔ اس کی تعمیر کے لئے 1,537 ورکرز ہفتے میں پانچ دن، چوبیس گھنٹے روزانہ سوا تین سال تک کام کرتے رہے۔

ٹاور کی تعمیر پر اس وقت 63 ملین ڈالر لاگت آئی۔ آج کل کے حساب سے یہ رقم 300 ملین ڈالر بنتی ہے۔

ٹاور پر جانے کے لئے 6 تیز رفتار کھٹولے (Elevators) ہیں جو 58 سیکنڈ میں ٹاور کے Observation Deck پر لے جاتے ہیں جو 346 میٹر کی بلندی پر ہے۔

یہاں سے آگے صرف ایک Elevator ٹاور کے بلند ترین مقام Sky Pod پر لے جاتا ہے جو 447 میٹر پر ہے۔

ٹاور کے Observation Deck پر کافی کھلی جگہ بنائی گئی ہے جہاں لوگ چاروں طرف پھر کر ٹورانٹو شہر اور جھیل اونٹاریو کے مناظر سے چاروں طرف سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ اس بلندی پر سے سڑکوں پر رینگتی ہوئی کاریں بچوں کی چھوٹی گاڑیاں معلوم دیتی ہیں اور جھیل میں چلنے والی بڑی بڑی کشتیاں چھوٹی چھوٹی کاغذی کشتیاں لگتی ہیں۔

حضور انور کے ٹاور کی سیر کے لئے تشریف لانے کا جب ٹاور کی انتظامیہ کو علم ہوا تو انہوں نے جماعت کے نمائندہ کو کہا کہ آپ کو نہ بکنگ کرانے کی ضرورت ہے اور نہ ٹکٹ خریدنے کی۔ حضور انور (His Holiness) کا ٹاور پر تشریف لانا ہی ہماری عزت افزائی ہے اور یہ کہ حضور ٹاور کا ٹور انتظامیہ کے نہایت قابل احترام مہمان کے طور پر کریں گے۔ چنانچہ انتظامیہ کو حضور انور کی آمد کی اطلاع دی گئی تو ان کا استقبالیہ وفد باہر سڑک پر آ گیا اور جب ٹاور کے سامنے پہنچ کر حضور انور کار سے باہر تشریف لائے تو استقبالیہ وفد نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بعد میں ایک آفیسر تمام وزٹ کے دوران ساتھ رہے۔ اور حضور انور کے استفسارات کے جواب دیتے رہے۔

حضور انور نے ٹاور کے Outdoor Observation Deck پر چاروں طرف پھر کر ارد گرد کے مناظر دیکھے اور ٹاور کی انتظامیہ کی طرف سے جو افسر حضور کی مشایعت کیلئے آئے تھے ان سے حضور نے متعدد سوالات کئے۔ اس بلندی پر شیشے سے باہر پھرتے ہوئے ہوا اتنی تیز لگتی تھی کہ ٹوپیاں اڑنے سے بمشکل بچائی جا سکیں۔ ٹوپیوں کے اوپر مسلسل ہاتھ رکھنا پڑا۔ اس بلندی پر تیز ہوا کا یہ سلوک صرف ٹوپیوں سے ہی نہیں ہے بلکہ ٹاور کی عمارت سے بھی ہے۔ چنانچہ ٹاور کے مختلف حصوں پر جب ہوا کی رفتار 120 میل فی گھنٹہ ہوتی ہے اور ایک آدھ جھونکا 200 میل فی گھنٹہ کا آتا ہے تو ٹاور کے بلند ترین حصہ پر نصب انٹینا 1.07 میٹر اپنے مرکزی نقطہ سے مڑ جاتا ہے۔ "Sky Pod" 0.46 میٹر اور "Main Observation Deck" 0.229 میٹر اپنے مرکزی نقطہ سے ہٹ جاتا ہے۔ چونکہ یہ لچک ٹاور کے ڈیزائن میں مدنظر رکھی گئی ہے اس لئے اس کا تیز ہوا میں اس طرح لرزنا کوئی خطرہ پیدا نہیں کرتا۔ (باقی صفحہ 8 پر)

مشعل راہ

اپنے عمل سے اپنے آپ کو مفید وجود بناؤ

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ میں جو بھی شامل ہو۔ وہ یہ اقرار کرے کہ میں آئندہ یہی سمجھوں گا۔ کہ احمدیت کا ستون میں ہوں۔ اور اگر میں ذرا بھی ہلا اور میرے قدم ڈگمگائے تو میں سمجھوں گا کہ احمدیت پر زد آ گئی۔

حضرت طلحہؓ ایک بہت بڑے صحابی گزرے ہیں۔ ان کا ایک ہاتھ لڑائی کے موقعہ پر شل ہو گیا تھا۔ بعد میں (.........) کسی موقع پر ایک شخص نے طنزاً حضرت طلحہؓ کو لنجا کہہ دیا۔ حضرت طلحہؓ نے کہا۔ تمہیں پتہ بھی ہے میں کس طرح لنجا ہوا۔ پھر انہوں نے بتایا کہ احد کے موقع پر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کفار نے حملہ کر دیا اور اسلامی لشکر پیچھے ہٹ گیا تو اس وقت کفار نے یہ سمجھتے ہوئے کہ صرف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات ہی ایک ایسا مرکز ہے جس کی وجہ سے تمام مسلمان مجتمع ہیں، آپ پر پتھر اور تیر برسانے شروع کر دیے۔ میں نے اس وقت دیکھا کہ اس بات کا خطرہ ہے کہ کہیں کوئی تیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر آ کر نہ لگے چنانچہ میں نے اپنا بازو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کے آگے کر دیا۔ کئی تیر آتے اور میرے بازو پر پڑتے مگر میں اسے ذرا بھی نہ ہلاتا۔ یہاں تک کہ تیر پڑتے پڑتے میرا بازو شل ہو گیا۔ کسی نے پوچھا جب تیر پڑ رہے تھے تو اس وقت آپ کے منہ سے کبھی اف کی آواز بھی نکلتی تھی یا نہیں کیونکہ ایسے موقعہ پر انسان بے تاب ہو جاتا اور درد سے کانپ اٹھتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں اف کس طرح کرتا۔ جب انسان کے منہ سے اف نکلتی ہے تو وہ کانپ جاتا ہے۔ پس میں ڈرتا تھا کہ اگر میں نے اف کی تو ممکن ہے میرا ہاتھ کانپ جائے اور کوئی تیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر لگ جائے۔ اس لئے میں نے اف بھی نہیں کی۔

دیکھو کتنا عظیم الشان سبق اس واقعہ میں پنہاں ہے۔ طلحہؓ جانتے تھے کہ آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی حفاظت میرا ہاتھ کر رہا ہے۔ اگر میرے اس ہاتھ میں ذرا بھی حرکت ہوئی تو تیر نکل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جا لگے گا۔ پس انہوں نے اپنے ہاتھ کو نہیں ہلایا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس ہاتھ کے پیچھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ ہے۔ اسی طرح اگر تم بھی اپنے اندر یہ احساس پیدا کرو۔ اگر تم بھی یہ سمجھنے لگو کہ ہمارے پیچھے (۔) کا چہرہ ہے اور تو تم بھی ایک مضبوط چٹان کی طرح قائم ہو جاؤ اور تم بھی ہر وہ تیر جو (۔) کی طرف پھینکا جاتا ہے اپنے ہاتھوں اور سینوں پر لینے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

پس یہ مت خیال کرو کہ تمہارے ممبر کم ہیں یا تم کمزور ہو۔ بلکہ تم یہ سمجھو کہ ہم جو خادم احمدیت ہیں ہمارے پیچھے (۔) کا چہرہ ہے۔ تب بے شک تم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسی طاقت ملے گی جس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکے گا۔ پس تم اپنے عمل سے اپنے آپ کو مفید وجود بناؤ۔ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو۔ نہ صرف اپنے مذہب کے غریبوں اور مسکینوں کی بلکہ ہر قوم کے غریبوں اور بے کسوں کی۔ تا دنیا کو معلوم ہو کہ احمدی اخلاق کتنے بلند ہوتے ہیں۔

جب تم سچائی پر قائم ہو جاؤ گے۔ جب تم نمازوں میں باقاعدگی اختیار کر لو گے۔ جب تم دین کی خدمت کے لئے رات دن مشغول رہو گے۔ تب جان لینا کہ اب تمہارا قدم ایسے مقام پر ہے جس کے بعد کوئی گمراہی نہیں۔ اسی طرح تمہیں چاہئے کہ تم تحریک جدید کے متعلق میرے گزشتہ خطبات سے تمام ممبران کو واقف کرو۔ اور ان سے کہو کہ وہ اوروں کو واقف کریں۔ اور پھر ہر شخص اپنی ماں، اپنی بہن، اپنی بیوی اور اپنے بچوں کو ان سے واقف کرے۔ اسی طرح میں لجنات اماء اللہ کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اس رنگ میں کام کریں اور جہاں جہاں لجنہ ابھی تک قائم نہیں ہوئی۔ وہاں کی عورتیں اپنے ہاں لجنہ اماء اللہ قائم کریں ....(۔) کی ترقی کے لئے اپنی زندگی کو وقف قرار دیں۔

اگر تم یہ کام کرو تو گو دنیا میں تمہارا نام کوئی جانے یا نہ جانے۔ (اور اس دنیا کی زندگی کی حقیقت ہے ہی کیا۔ چند سال کی زندگی ہے اور بس) مگر خدا تمہارا نام جانے گا۔ اور جس کا نام خدا جانتا ہو اس سے زیادہ مبارک اور خوش قسمت اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

(مشعل راہ ص 29-31)

حسن بصری صاحب مربی سلسلہ کمبوڈیا

کمبوڈیا کی بیت الذکر ”نور الدین“ کا افتتاح

تھموسوڈسٹرکٹ سمکی منچے (Samgi Minchey) صوبہ کمپونگ چھنانگ کا ایک گاؤں ہے جو بڑی سڑک سے تقریباً 15 کلومیٹر اندر جانے والے گاؤں کے راستہ پر واقع ہے اور شہر لہوم پین سے 70 کلومیٹر دور ہے۔ اس گاؤں میں مسلمانوں کے علاوہ بدھ مذہب کے لوگ بھی آباد ہیں مگر وہ تھوڑے ہیں۔

ماہ نومبر 2001ء میں وہاں احمدیت کا نفوذ ہوا اور ماہ جنوری 2002ء کے شروع میں اس گاؤں کے سارے اہل ایمان جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔ اس جماعت کی تعداد 252 افراد پر مشتمل ہے۔ یہاں ایک لکڑی کی بنی ہوئی بہت پرانی بیت الذکر موجود تھی جبکہ 25 تا 27 اکتوبر 2002ء کو تین روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد اسی بیت الذکر میں کیا گیا تھا۔ وہاں کے ایک نوجوان محمد زین صاحب کو مشن ہاؤس بلا کر قرآن و حدیث اور جماعت کے بعض مسائل سکھائے گئے۔ اب وہ اس قابل ہو گئے ہیں کہ خطبہ جمعہ اور بچوں کے ابتدائی تربیتی کاموں کی طرف متوجہ رہیں۔

جب تربیتی کلاس منعقد کی گئی تو اس بیت الذکر کا بہت خستہ حال تھا۔ بعض لکڑیاں پرانی ہو گئی تھیں۔ مقامی جماعت کے مشورہ سے ہم نے تعمیر بیت الذکر کا پروگرام بنایا۔ اور اس کے لئے حکومت سے باقاعدہ اجازت نامہ حاصل کیا گیا۔ تعمیر کے اخراجات کے لئے مرکزی امداد کے علاوہ مقامی احباب نے بھی کچھ رقم جمع کی۔

اس بیت الذکر کی چوڑائی سات میٹر اور لمبائی تیرہ میٹر ہے جو دو ہزار مربع میٹر قطع زمین پر ہے۔ تعمیر کا کام اپریل 2003ء میں شروع ہوا۔ معماروں کے علاوہ مقامی نوجوانوں اور بچوں نے بڑے شوق سے وقار عمل میں حصہ لیا۔ موسم برسات کی وجہ سے تعمیر کا کام روک دینا پڑا کیونکہ اس وقت تعمیراتی کام مشکل ہو جاتا ہے۔ آخر ماہ جولائی 2003ء میں یہ بیت الذکر مکمل ہو گئی۔ الحمد للہ۔ مکرم استاد عثمان صاحب کی تجویز پر اس بیت الذکر کا نام نور الدین رکھا گیا ہے۔

مورخہ 17 مارچ 2004ء بروز بدھ نور الدین کا افتتاح عمل میں آیا۔ بیت الذکر کے سامنے کھلے میدان میں مہمانوں کے لئے ایک خیمہ نصب کیا گیا۔ بعض لوکل جماعتوں کو بھی دعوت دی گئی۔ ڈسٹرکٹ سمکی منچے کے افسر سوہبان صاحب مع اپنے سٹاف اور ڈسٹرکٹ ترلاچ (Tralach) کے بعض سربراہان کو بھی مدعو کیا گیا۔ کل حاضری اس وقت 400 تھی۔

تقریب کا آغاز ساڑھے نو بجے ہوا۔ محترم شافعی صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوا۔ اس کے بعد مکرم جعفر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کمبوڈیا نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور بعض مہمانوں کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد خاکسار نے سورۃ التوبہ کی ایک آیت کی تلاوت کر کے اس کے معنی کی وضاحت کی اور بیت الذکر کی تعمیر کی حکمت بیان کی۔

اس کے بعد مکرم سوہبان صاحب ڈسٹرکٹ آفیسر نے تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا کہ ان کے علاقہ میں بیت الذکر بنائی گئی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس گاؤں کے لوگ اپنے ایمان کے مطابق اس بیت الذکر کو استعمال کریں اور اس کی صفائی کا خیال رکھیں گے اور آپس میں اخوت و محبت کا مظاہرہ کریں گے۔

اجتماعی دعا کے بعد تمام مہمانوں نے بیت الذکر کو وزٹ کیا اور پھر مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ بعدہ ظہر کی نماز ادا کی گئی۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ اس ملک کے لئے خاص طور پر دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے بھی ایمان کی روشنی سے منور کرے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 مئی 2004ء)

تصحیح

الفضل مورخہ 29 جون 2004ء کے شمارہ میں صفحہ 3 کالم 2 پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کا اقتباس غلط درج ہو گیا ہے۔ ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے درست عبارت یہ ہے۔

” مرد کو بہ نسبت عورت کے فطرتی قویٰ زبردست دیئے گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے مرد عورت پر حکومت کرتا چلا آیا ہے اور مرد کی فطرت کو جس قدر باعتبار کمال قوتوں کے انعام عطا کیا گیا ہے وہ عورت کی قوتوں کو عطا نہیں کیا گیا۔ اور قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ اگر مرد اپنی عورت کو مروت اور احسان کی رو سے ایک پہاڑ سونے کا بھی دے تو طلاق کی حالت میں واپس نہ لے۔ اس سے ظاہر ہے کہ...... میں عورتوں کی کس قدر عزت کی گئی ہے کہ ایک طور سے تو مردوں کو عورتوں کا نوکر ٹھہرایا گیا ہے اور بہرحال مردوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ...... یعنی تم اپنی عورتوں سے ایسے حسن سلوک سے معاشرت کرو کہ ہر ایک عقل مند معلوم کر سکے کہ تم اپنی بیوی سے احسان اور مروت سے پیش آتے ہو۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 288)

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران، الفضل ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ جون 2004ء مبلغ اکیانوے روپے بنتا ہے۔ بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل ...)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

مجھے جس بات سے دلچسپی ہے وہ یہ ہے کہ افریقہ کے پیاسے لوگوں کو پینے کا پانی مہیا ہو۔

احمدی انجینئرز اس سلسلہ میں جائزہ لے کر Feasibility رپورٹ تیار کریں

افریقہ میں بیوت الذکر، مشن ہاؤسز، سکولوں اور ہسپتالوں کی تعمیرات کے سلسلہ میں خدمت کے لئے احمدی آرکیٹیکٹس اور انجینئرز کو آگے آنے کی تحریک

احمدی انجینئرز اس بات پر غور کریں کہ افریقہ کے عوام کی بہبود کے لئے کس طرح کم خرچ پر شمسی توانائی سے استفادہ کیا جاسکتا ہے

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کے یورپین چیپٹر کے زیر انتظام منعقدہ پہلے سمپوزیم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

رپورٹ: محبوب الرحمن صاحب

مورخہ 9 مئی بروز اتوار انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹ اور انجینئرز کے یورپین چیپٹر کا پہلا سمپوزیم بیت الفتوح لندن میں منعقد ہوا جس میں 117 انجینئرز، آرکیٹیکٹس، کمپیوٹر کے ماہرین اور سائنسدانوں نے شرکت کی۔ ان میں خواتین پروفیشنل کی تعداد 4 تھی۔ 6 ممبران نے اپنے پروفیشن سے متعلق مضامین پیش کئے جو کہ گرافکس اور کمپیوٹر کی مدد سے پیش کئے گئے۔ ان میں جرمنی سے مکرم مقصود جاوید صاحب اور وقاص بن سجاد صاحب نے جرمنی میں بکصد بیوت الذکر سے متعلق اپنے تجربات سے متعلق مضمون پڑھا۔ مکرم عطاء القدس صاحب نے Multimedia through Satellite سے متعلق MTA کے حوالے سے مضمون پڑھا۔ مکرم انجم عثمان صاحب نے بیت الفتوح کے حوالے سے مضمون پڑھا۔ ملک مبارک احمد صاحب نے تیل نکالنے سے متعلق اپنی تجربات سے بھرپور معلومات بتائیں۔ مکرم مرزا لطیف احمد صاحب اور مرزا مبشر احمد صاحب نے AIMS کے متعلق تفصیلات بتائیں۔ اور مکرم ہاشم سعید صاحب نے Quality Management پر بہت قیمتی معلومات بہم پہنچائیں۔

ہر مضمون کے اختتام پر حاضرین کو Technical سوالات کا موقع بھی دیا گیا۔

اس سمپوزیم کا نقطۂ عروج اس کا اختتامی اجلاس تھا جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرکت فرما کر حاضرین سے انگریزی میں خطاب فرمایا جس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ہدیہ قارئین ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا کہ جو رپورٹ اکرم احمدی صاحب چیئرمین احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن نے دی ہے وہ کافی حوصلہ افزا ہے۔ باوجود اس بات کے کہ یہ اس قسم کا پہلا سمپوزیم ہے پھر بھی کافی ٹیکنیکل موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ مجھے امید ہے اور جیسا کہ رپورٹ میں بھی بتایا گیا ہے کہ آپ سب نے بہت مفید گفتگو کی ہوگی اور آپس میں اپنے ٹیکنیکل نالج پر خوب تبادلہ خیال کیا ہوگا۔ اور ایک دوسرے کے علم اور تجربہ سے فائدہ اٹھایا ہوگا۔ اللہ کرے یہ ایسوسی ایشن مستقبل میں پہلے سے زیادہ مستعد اور فعال ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ اپنی بہترین قابلیت اور صلاحیت اور مہارت کو استعمال کرتے ہوئے جماعت کے مختلف منصوبوں میں خدمات بجالائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں آپ کو ان نکات کی طرف توجہ دلانا چاہوں گا جن کے متعلق میرا خیال تھا کہ وہ آپ کی گفتگو میں شامل ہوں گے لیکن رپورٹ میں ان کا ذکر نہیں ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آپ ان امور کے متعلق سوچیں، غور کریں اور ان کو اولیت دیتے ہوئے اپنی پیشہ ورانہ صلاحیت، تجربہ اور علم کو استعمال کرتے ہوئے جماعت کی مدد کریں۔

حضور نے فرمایا کہ ایک احمدی کو ہر وقت اپنے ذہن میں یہ رکھنا چاہئے کہ وہ اپنی تمام تر قابلیت اور صلاحیت کو جماعت کی بہتری کے لئے کام میں لائے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اس قسم کی سوچ اپنے اندر تشکیل دے لے اور اس کے مطابق ہر انجینئر، کمپیوٹر سائنٹسٹ، ریسرچ ورکر اور ڈاکٹر جماعت کی خدمت کے لئے آگے آئے تو آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل نازل کرے گا اور آپ کی کوششوں کو پہلے سے زیادہ برکت دے گا۔ بلکہ میں کہوں گا کہ پہلے سے کئی گنا زیادہ برکت دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس قابل بنائے کہ ہم اپنی زندگیاں پہلے سے زیادہ بلند مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے بسر کریں اور اللہ ہمیں جماعت کے لئے مفید وجود بنائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب میں مختصراً آپ کے سامنے ان خدمات کا ذکر کرتا ہوں جو جماعت افریقہ کے غریب لوگوں کی کرتی ہے اور جس کے لئے آپ کی ماہرانہ خدمات کی ضرورت ہے۔ افریقی ممالک کے حالیہ دورے میں میں نے محسوس کیا ہے کہ صاف پانی کا مہیا نہ ہونا ایک سنگین مسئلہ ہے۔ وہاں کے دور دراز علاقوں میں اگرچہ بین الاقوامی تنظیمیں اور NGOs وغیرہ نے ہینڈ پمپ لگانے کا کام شروع کیا ہوا ہے لیکن پھر بھی وہ ان سب لوگوں کی ضروریات کے لئے بالکل کافی نہیں ہے۔

ہماری جماعت بھی Humanity First کے ذریعہ سے انسانیت کی بھلائی کے اس کام میں مشغول ہے لیکن Technical Knowledge کی کمی اور بور کرنے کے لئے ڈرلنگ مشین (Drilling Machines) نہ ہونے کے باعث ہم اپنی اس خواہش کے باوجود کہ ہم ان ممالک کے غریب لوگوں کی خدمت کریں، اپنے ٹارگٹ حاصل نہیں کر سکے۔

اور جب ہم بور ہول ڈرل کروانے کی غرض سے ان ماہر کمپنیوں سے رابطہ کرتے ہیں تو وہ اتنی زیادہ رقم کا مطالبہ کرتے ہیں کہ آرڈر دینے کا فیصلہ کرنے کے لئے کئی دفعہ غور کرنا پڑتا ہے۔ یعنی ایک ہینڈ پمپ لگوانے کے لئے -/4000 پاؤنڈ سے لے کر -/5000 پاؤنڈ تک کی رقم درکار ہوتی ہے۔ جبکہ پاکستان میں اسی قسم کا ایک ہینڈ پمپ لگانے کے لئے چالیس سے پچاس پاؤنڈ درکار ہوں گے۔ اتنی زیادہ قیمت کی وجہ ماہرین کے مطابق یہ ہے کہ زمین میں بعض جگہ کچھ گہرائی پر جا کر گرینائٹ کی چٹانیں ہیں اور ان چٹانوں کی وجہ سے ان جگہوں پر بور ہول کرنے کے لئے ڈائمنڈ (Diamond) کی Bit استعمال کرنی پڑتی ہے جو کہ بہت مہنگی ہوتی ہے اور بعض دفعہ ایک ڈائمنڈ ڈرل ایک بور ہول کے لئے کافی بھی نہیں ہوتی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے ان Technicalities کا تو بہت زیادہ علم نہیں ہے جو اس کام میں ہوتی ہیں۔ یہ انجینئرز اور جیالوجسٹ کا کام ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں جس بات میں مجھے دلچسپی ہے وہ یہ ہے کہ افریقہ کے پیاسے لوگوں کو پینے کا پانی مہیا ہونا چاہئے۔ ایک احمدی کو اس پہلو سے بہت فکرمند ہونا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس مقصد کے لئے میں آرکیٹیکٹ اور انجینئرز ایسوسی ایشن کے یورپین چیپٹر کو خصوصی طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ایک تفصیلی سروے کر کے ایک Feasibility Report تیار کریں کہ ہم کس طرح سے کم قیمت پر ڈرلنگ کر کے افریقہ کے ان ممالک میں زیادہ ہینڈ پمپ لگا سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دوسری بات یہ ہے کہ جماعت ان ممالک میں مختلف مقاصد کے لئے عمارات تعمیر کر رہی ہے۔ مثلاً بیوت الذکر، مشن ہاؤسز، سکول، ہسپتال وغیرہ۔ اس کے لئے بھی سول انجینئر اور آرکیٹیکٹ کو ان ممالک میں خدمت کی غرض سے جانا چاہئے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ میں سے اکثر سفر کے تمام اخراجات آسانی سے خود برداشت کر سکتے ہیں۔ اور بعض ممالک میں تو ہمارے پاس کوئی انجینئر یا آرکیٹیکٹ بھی نہیں ہیں جو ہمیں یہ مشورہ دے سکیں کہ کس قسم کی عمارتیں ہمیں بنانی چاہئیں جس سے ہمارا خرچ بھی کم ہو اور عمارت بھی بہتر ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ آپ میں سے کچھ انجینئرز اور آرکیٹیکٹ اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے وقف عارضی کے تحت ان ملکوں میں جائیں گے اور ہمیں یہ مشورہ دیں گے کہ ہم کس طرح کم خرچ پر یہ عمارات بنا سکتے ہیں جو کہ کم خرچ کے ساتھ ساتھ خوبصورت بھی نظر آئیں۔

اسی طرح جیسا کہ رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے کہ یورپ میں بھی تعمیر اور ڈیزائن کے لئے آپ کی ماہرانہ تجاویز کی ضرورت ہے۔ اکرم احمدی صاحب اور ایسوسی ایشن کے بعض دوسرے ممبران اس سلسلہ میں بہت مددگار ثابت ہوئے ہیں اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ مستقبل میں بھی اسی طرح مددگار رہوں گے۔ لیکن اب ایسوسی ایشن کے ممبران کو افریقی ممالک کے بارہ میں بھی سوچنا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ ایک اور بڑی دقت افریقی ممالک میں بجلی یا برقی طاقت کا میسر نہ آنا ہے۔ اس سلسلہ میں میرے خیال میں ہمیں سورج سے حاصل کردہ توانائی کے متعلق غور کرنا چاہئے۔ کیونکہ بعض

باقی صفحہ 5 پر

جدید عراق کے حکمران

(شاہ فیصل اول سے صدام حسین تک)

شاہ فیصل اول (1933ء۔1885ء)

حجاز کے حکمران و شریف مکہ حسین بن علی (24 ۔1916ء) کے صاحبزادے فیصل اول کو اپنے والد کی طرف سے 1919ء میں برطانوی حکومت سے مذاکرات اور امن کانفرنس میں شرکت کی ذمہ داریاں سونپی گئیں اور اسی دوران انہوں نے عرب دنیا میں خلافت عثمانیہ کے خلاف اٹھنے والی بغاوتوں کو کچلنے کے لئے اپنے والد کی فوجوں کی کمان بھی سنبھالی۔ چنانچہ انہوں نے نوزائیدہ عرب نیشنل ازم کی معاونت سے نہ صرف شام کے علاقوں میں فتح پائی بلکہ ستمبر 1918ء میں شاہ شام کے طور پر اپنی حکمرانی کا اعلان بھی کر دیا۔ تاہم بعد میں مذاکرات کی ناکامی کے بعد فرانس کی طرف سے انہیں تخت سے معزول کر دیا گیا اور انہوں نے برطانیہ میں جلاوطنی اختیار کر لی۔ اس دوران عراق میں برطانیہ کے زیر قبضہ علاقوں میں بغاوتوں کو کنٹرول کرنے میں انہیں زیادہ مشکلات پیش آئیں، خاص طور پر اس وقت جب پورے عراق میں عوامی تحریک اٹھ کھڑی ہوئی تو برطانیہ سرکار نے اس مرتبہ اپنا وجود برقرار رکھنے کے لئے عراقیوں ہی میں سے ایک شخصیت کی حکومت قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس صورت حال میں فیصل ہی وہ واحد شخصیت تھے جو مقامی تحریک کے حوالے سے تخت کے لئے موزوں شخصیت کے مالک تھے۔ چنانچہ انہیں 23 اگست 1921ء کو فیصل اول کے نام سے عراقی حکومت کا سربراہ بنا دیا گیا جس کی باگ ڈور خود برطانوی حکومت کے ہاتھ میں تھی۔ چنانچہ ان کی حکومت نے مقامی موومنٹ کی قوت سے عراق پر حکمرانی کی، ان کی حکومت نے سرکار برطانیہ سے متعدد معاہدے کئے اور 1932ء میں برطانیہ سے آزادی لے کر عالمی اقوام میں خودمختار ممبر کی حیثیت سے شامل ہو گیا۔ ان کا 8 دسمبر 1933ء کو عارضہ قلب کی وجہ سے سوئٹزر لینڈ کے ہسپتال میں انتقال ہوا۔

شاہ غازی اول (1939ء۔1912ء)

تین بیٹوں کے بعد یہ شاہ فیصل اول کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ جس زمانے میں فیصل اول بیرون ملک تھے تو یہ اپنے چچا کی زیرنگرانی پرورش پا رہے تھے اس لئے وہ حکومتی امور اور سیاست سے قدرے نابلد تھے۔ انہیں 1933ء میں اپنے والد کی وفات کے بعد تخت نشین کیا گیا۔ بعد میں وہ بھی عرب نیشنل ازم کے قریب ہو گئے اور جرمنی کے نازیوں سے متعلق بھی ان کے اچھے خیالات تھے۔ غازی اول کویت کو عراق کا حصہ سمجھتے ہوئے اسے عراق میں شامل کرنے کے لئے کوشاں رہے۔ اس منصوبے کی اشاعت کے لئے انہوں نے اپنے الظہور محل میں ایک ریڈیو اسٹیشن بھی قائم کیا تھا۔ ان ہی کے دور میں 1936ء میں پہلی مرتبہ عراق میں فوجی انقلاب کے ذریعہ وزیراعظم حکمت سلیمان کو ان کے عہدے سے معزول کر دیا گیا اور یہ کام جنرل باقر صدیقی کی سرکردگی میں انجام دیا۔ بعد ازاں اپریل 1939ء میں ایک پراسرار کار کے حادثے میں شاہ غازی اول بھی ہلاک ہو گئے۔

شاہ فیصل دوئم (1958ء۔1935ء)

یہ شاہ غازی اول کے ملکہ عالیہ سے اکلوتے صاحبزادے تھے، والد کی وفات کے بعد انہیں چار برس کی عمر میں عراق کا حکمران بنایا گیا البتہ ان کی رہنمائی کے لئے ان کے چچا عبداللہ کو ولی عہد مقرر کیا گیا۔ یہ بہت شرمیلے اور عوامی اجتماعات سے دور رہنے والے حکمران ثابت ہوئے۔ ان کے دور حکومت میں عراق نے 1948ء میں فلسطین کی جنگ میں حصہ لیا اور ان کے ہی عہد میں ہاشمی یونین اور اردن کا اعلان ہوا۔ یہ پورے شاہی خاندان کے ساتھ 14 جولائی 1958ء کو الظہور محل کے سانحے میں ہلاک ہو گئے۔ ان کا مختصر دور حکومت عراق کی تاریخ کا اہم باب ہے۔

عبدالکریم قاسم (1963ء۔1914ء)

جدید عراقی ریاست میں تمام حکمرانوں کی نسبت عبدالکریم قاسم کو بھی خاصی شہرت ملی۔ وہ ایک عوامی حکمران کے طور پر رہنے کی کوشش کرتے تھے۔ قاسم نے عراقی فوج میں شمولیت اختیار کرنے کے بعد بڑی تیزی سے رینک تبدیل کئے یہاں تک کہ 1955ء میں وہ اعلیٰ عہدے پر فائز تھے۔ دوسرے عراقیوں کی طرح وہ بھی بادشاہت کی مغرب نواز پالیسیوں کو غیر مناسب خیال کرتے تھے۔ 1957ء تک عراقی فوج میں ان کے حامیوں کی ایک اچھی تعداد ان کے خیالات سے متفق ہو چکی تھی اور ایک مضبوط گروپ وجود میں آ گیا تھا۔ چنانچہ منصوبے کے مطابق 14 جولائی 1958ء کو موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے بغداد سے بادشاہت کا خاتمہ کرتے ہوئے فوج کے ذریعہ کنٹرول سنبھال لیا۔ اس تبدیلی کو اچھے خاصے عوامی حلقوں کی حمایت حاصل تھی اور اسے بعد میں انقلاب کا نام دیا گیا۔

اس تبدیلی کے بعد عبدالکریم قاسم نے وزیراعظم کا عہدہ سنبھال لیا چنانچہ انہوں نے اس اہم دور میں عراق کی حکومت کو چلایا۔ جب خطے میں عرب نیشنل ازم عروج پر تھا خصوصاً یو اے آر کے قیام کے بعد وہ اہم مشن سے عہدہ برآ ہوئے جن دنوں مصر کے جمال عبدالناصر سرگرم تھے۔ اگرچہ ان دنوں پان عرب ازم کا عراق میں بڑا چرچا تھا تاہم قاسم نے کسی عرب فیڈریشن میں عراق کو شامل کرنے کے بجائے عراق کے الگ تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے اس کی تعمیر نو پر توجہ دی۔ ان کی اس پالیسی نے پان عرب ازم کے اتحادیوں سمیت جمال عبدالناصر سے بھی تعلقات کشیدہ بنا دیئے۔ اگرچہ انہوں نے اپنے بائیں بازو کے ونگ کے ذریعے عرب نیشنل ازم میں توازن پیدا کرنے کی کوشش کی اور کرد دھڑے سے کشمکش کے بعد فوج کے اندر وفاداریاں برقرار رکھنے کی کوشش بھی کی۔ انہوں نے ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے اور ملک کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے پر خصوصی توجہ دی۔ 8 فروری 1963ء میں انہیں ایک خونی بغاوت کے ذریعہ قتل کر دیا گیا۔

عبدالسلام عارف

عبدالسلام عارف عراقی فوج کے ان افسران میں سے تھے جنہوں نے 14 جولائی 1958ء میں بادشاہت کا خاتمہ کیا تھا۔ وہ عرب نیشنل ازم اور مصری لیڈر جمال عبدالناصر کے وفادار پیروکاروں میں سے تھے۔ وہ عبدالکریم قاسم کے عرب نیشنل ازم مخالف نظریات کے خلاف تھے اور عرب ممالک کے درمیان اتحاد و یگانگت کے نظریات رکھتے تھے۔ اگرچہ انہیں قاسم کے دور حکومت میں قید کر دیا گیا تھا لیکن بعد میں انہیں قاسم نے خصوصی معافی دے دی تھی۔ انہوں نے عراق کی سرکاری پارٹی بعث کی مدد سے قاسم کا فوجی انقلاب کے ذریعہ تختہ الٹنے کا منصوبہ بنایا اور بالآخر 8 فروری 1963ء کو انہیں ٹھکانے لگا دیا گیا۔ عارف نے براہ راست صدارت کا عہدہ سنبھالا اور اس دور میں نیشنل گارڈز کے ذریعے لوگوں کو سیاسی انتقام کا نشانہ بنایا گیا۔ اس کا پہلا نشانہ خود قاسم تھے جبکہ بعد میں ان کی کابینہ کے ممبران کو موقع پر ہی گولیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ 14 جولائی 1966ء کو ایک ہیلی کاپٹر حادثے میں وہ ہلاک ہو گئے۔

عبدالرحمٰن عارف

یہ 1958ء اور 1963ء کے انقلاب میں کردار ادا کرنے والے اہم فوجی تھے۔ 1966ء میں ہیلی کاپٹر کے حادثے میں اپنے بھائی عبدالسلام عارف کی ہلاکت کے بعد انہیں سربراہ مقرر کیا گیا اور انہوں نے صرف دو برس ہی امور مملکت چلائے تھے کہ جولائی 1968ء میں بعث پارٹی کی بغاوت کے ذریعے انہیں معزول کر دیا گیا۔ انہوں نے استنبول میں جلاوطنی اختیار کر لی حتیٰ کہ 1980ء کے عشرے میں صدام حسین نے انہیں واپس وطن بلا لیا۔

احمد حسن البکر (1982ء۔1914ء)

احمد حسن البکر نے 1938ء میں ملٹری اکیڈمی میں سکول ٹیچر کی حیثیت سے شمولیت اختیار کی۔ بعد میں انہوں نے بعث پارٹی میں شمولیت حاصل کی جس کے بعد وہ 1959ء میں آرمی سے الگ ہو گئے۔ وہ 1963ء میں دس ماہ تک وزیراعظم کے عہدے پر بھی فائز رہے یہاں تک کہ عارف نے بعث پارٹی سے علیحدگی حاصل کر لی۔ وہ 17 جولائی 1968ء کے انقلاب کے بعد صدارت کے عہدے پر فائز کئے گئے۔ ان کے دور حکومت میں قوت فیصلہ کا اصل مرکز صدام حسین تھے جو بعد میں احمد البکر کو تمام ذمہ داریوں سے سبکدوش کر کے 16 جولائی 1979ء کو خود صدارت کی کرسی پر براجمان ہو گئے۔ تاہم عراق کے سرکاری موقف کے مطابق وہ خرابی صحت کی بناء پر سرکاری ذمہ داریوں سے الگ ہوئے تھے۔ ان کا 4 اکتوبر 1982ء کو انتقال ہو گیا۔

صدام حسین (پیدائش 1937ء)

صدام حسین عراقی شہر تکریت کے قریب آوجا کے رہنے والے تھے، بعد میں اپنے چچا کے ہاں بغداد میں آ گئے جہاں عرب نیشنل ازم کی حامی بعث پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔

انہوں نے بڑی تیزی سے اس تنظیم کی سیڑھیاں طے کیں۔ صدام حسین بعث پارٹی کے اس گروپ میں شامل تھے جس نے 1959ء میں قاسم کے خلاف ایک ناکام بغاوت کی تھی اس کے بعد وہ شام اور مصر فرار ہو گئے، اس کے بعد 1963ء کے انقلاب میں سرگرمی سے حصہ لیا اور عراق واپس آ گئے۔ یہاں انہیں عبدالسلام عارف کے دور میں بغاوت کے جرم میں جیل بھی جانا پڑا۔ جہاں سے بعد میں وہ نکل گئے۔ 17 جولائی 1968ء کے واقعے میں کردار ادا کرنے والے وہ اہم پارٹی رہنما تھے، یہاں تک کہ 30 جولائی تک انہوں نے تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے۔ سیاسی مخالفین کو انتقام کا نشانہ بنایا اور تیل کی بے بہا آمدنی کو حکومتی ڈھانچے کی مضبوطی پر صرف کیا۔ 16 جولائی 1979ء کو انہوں نے نائب کی بجائے صدارت کا عہدہ بھی سنبھال لیا۔ صدام حسین نے اسرائیل، ایران اور کویت سے جنگیں لڑیں اور خطے میں اپنی فوجی قوت کا احساس دلایا جسے کچلنے کے لئے امریکی قیادت میں اتحادی افواج عراق پر حملہ آور ہوئیں۔ اور بالآخر مارچ 2003ء میں امریکی اور برطانوی افواج نے حملہ کر دیا اور اپریل میں صدام کے اقتدار کا خاتمہ کر دیا گیا۔

کان کا درد اور برہم مزاج

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ۔

"اگر کان کے درد کے ساتھ مزاج سخت برہم ہو جائے تو کیموسیلا کو اولیت حاصل ہے۔"

(صفحہ 59)

چوہدری محمد حسین صاحب

میجر (ر) عبدالحمید شرما صاحب کا ذکر خیر

پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے معاً بعد میری ان سے پہلی دفعہ ملاقات ہوئی۔ پھر اس کے بعد اکثر جلسہ سالانہ کے موقع پر اور دیگر تقاریب میں ملنے جلنے سے یہ ملاقات دوستی کا رنگ اختیار کر گئی۔ میں نے انہیں اپنے لئے حد درجہ مخلص اور ہمدرد پایا۔ خصوصاً میری بیماری کے ایام میں جب میں ڈپریشن کا شکار تھا میری بے حد دل جوئی کرتے۔ ایک دفعہ آپا کنیز (ان کی اہلیہ محترمہ بنت خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل) نے میری اہلیہ کی طرف اشارہ کرکے کہا، ہم دونوں تو بچپن کی سہیلیاں اور کلاس فیلو تھیں۔ آپ دونوں دوستی نبھانے میں ہم سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہو۔ فوراً بولے ہم دوست نہیں بھائی ہیں۔ چوہدری صاحب کو اپنا بھائی سمجھتا ہوں بالکل حقیقی بھائی کی طرح۔

ریٹائرمنٹ کے بعد میں ربوہ میں آباد ہوا تو آپ مجھ سے پہلے ربوہ میں آباد ہو چکے تھے۔ ان دنوں آپ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دفتر میں تھے۔ کچھ عرصہ بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے انہیں سندھ کے قحط زدہ علاقوں میں غرباء میں گندم تقسیم کرنے پر مامور کر دیا۔ کافی عرصہ وہاں پر بہت دیانت اور ایمانداری سے یہ ڈیوٹی سرانجام دی اور قحط کے مارے فاقہ زدہ لوگوں سے دعائیں لیں۔ حضور نے بھی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ وہاں آب و ہوا بہت خراب تھی صحت پر برا اثر پڑا۔ اس پسماندہ علاقے میں کھانے پینے کا خاطر خواہ انتظام نہ تھا۔ پانی آلودہ ہونے کی وجہ سے پتہ میں پتھریوں کی شکایت ہوگئی۔ حضور کو علم ہوا تو انہوں نے واپس بلوا لیا ساتھ ہی ان کے کام کی بہت تعریف فرمائی۔

میجر صاحب کے آباؤ اجداد ہندو جاتی کے تھے۔ دادا کٹر ہندو تھے۔ باپ کا نام کشن لعل شرما تھا۔ بیعت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود نے عبدالرحیم نام رکھ دیا۔ وہ اچھے کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ شرما ہندوؤں کی معزز ترین ذات ہے۔ احمدیت اختیار کرنے پر آپ کے والد کو بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ باپ نے عاق کرکے ہر چیز سے محروم کر دیا۔ بہت تنگ دستی اور غربت آئی مگر ان کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کئی بار ان کی قربانیوں کا ذکر فرماتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا۔ رفقاء احمد میں بھی ان کا ذکر خیر موجود ہے۔

میجر صاحب کے والد صاحب نے بھی مذہب کی خاطر تکالیف برداشت کیں مگر ان کے پائے استقلال میں لغزش نہیں آئی۔ میجر صاحب اکثر کہتے کہ میں نے اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اور دولت جمع کرنے کی بجائے اعلیٰ تعلیم کو ترجیح دی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے عشق تھا۔ ان کی وفات کا بے حد صدمہ لیا۔ بار بار کہتے حضور خدا کے پاس چلے گئے ہیں اب میں بھی جلد ان کے پاس جا رہا ہوں۔ سو ان کے یہ الفاظ سچ ثابت ہوئے اور حضور کی وفات کے ایک ماہ بعد یہ ان کے قدموں میں حاضر ہوگئے۔ خدا تعالیٰ نے میجر صاحب موصوف کو پانچ بیٹوں اور چار بیٹیوں سے نوازا سب شادی شدہ اور دنیاوی تعلیم کے علاوہ دینی تعلیم سے بھی مالا مال ہیں۔

خود بہت زیادہ پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی اولاد اور پھر اولاد کی اولاد بھی نماز روزہ کی پابند ہے۔ ان کے بڑے بیٹے شکور احمد سویڈن میں رہائش پذیر ہیں۔ ان سے چھوٹے میجر غفور احمد لاہور ہوتے ہیں اور ودود احمد چیف انجینئر فیصل آباد اور پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد آرتھوپیڈک سرجن سویڈن میں، سب سے چھوٹے خاکسار کے داماد ڈاکٹر رمیز الغنی کینیڈا میں ہیں۔ وفات سے چند روز قبل میجر غفور احمد صاحب اور ودود احمد صاحب ربوہ تشریف لے آئے تھے۔ اور دونوں نے اپنے والد کی تیمارداری میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ قیمتی ادویات کی فراہمی اور دیگر علاج معالجہ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا مگر وہی ہوا جو خدا تعالیٰ کو منظور تھا۔

حفاظت الٰہی کے دو واقعات

حضرت مسیح موعود کا الہام ہے آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے اس کے مطابق اللہ تعالیٰ احمدیوں کے حق میں آگ سے بچنے کے معجزانہ نشانات دکھاتا رہتا ہے۔ ذیل میں ایسے ہی دو واقعات درج کئے جا رہے ہیں۔

بم دھماکے میں خدا کی معجزانہ حفاظت

مکرم ڈاکٹر فیاض محمود صاحب بھٹائی کالونی کورنگی کراسنگ کراچی کے واقف نو بیٹے ایاز محمود صاحب نے امسال میٹرک کے امتحان کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواست دی ہے۔ اسی تیاری کے سلسلہ میں انہوں نے انگلش اور عربی سیکھنے کی کلاسز میں داخلہ لیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ”مورخہ 26 مئی 2004ء کو جب میں امریکن سنٹر سے انگلش کی کلاس لے کر باہر نکلا تو باہر کچھ دیر کے لئے ایک دوست کا انتظار کر رہا تھا کہ مجھ سے تین فٹ دور ایک کار میں تقریباً شام پانچ بجے ایک زوردار بم دھماکہ ہوا۔ جس کے دھکے سے میں دور جا گرا۔ جب ہوش میں آیا تو ہر طرف بھگدڑ مچی ہوئی تھی۔ اور زخمی کراہ رہے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے معجزانہ طور پر بالکل محفوظ رکھا۔ گویا کہ ایک نئی زندگی بخشی۔ میں نے اپنے قادر خدا کو بہت قریب پایا۔ جبکہ میرے ساتھ کھڑے ساتھی کو کافی چوٹیں آئیں“۔ یہ حضرت مسیح موعود کی دعائیں اور احمدیت کی برکتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس احمدی بچے کو اپنی حفظ و امان میں رکھا اور حضرت مسیح موعود کا یہ فرمان بڑی شان سے پورا ہوا کہ۔

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
وہ جو رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

(مرسلہ: وکالت وقف نو)

آگ سے دکان محفوظ رہی

مکرم محمد صدیق صاحب میمن مورو سندھ سے لکھتے ہیں۔

مورخہ 22/اپریل 2004ء بروز جمعرات کی رات سوا دس بجے مورو بازار میں شدید قسم کی آگ بھڑک اٹھی۔ یہ خاکسار کی دکان سے تھوڑی دور تھی آگ اتنی شدید تھی کہ ایک بڑے حصہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ تاہم محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے خاکسار کی دکان بالکل محفوظ رہی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک نشان دکھایا ہے ” آگ ہماری غلام ہمارے غلاموں کی غلام“۔ خاکسار کراچی میٹنگ کے لئے گیا ہوا تھا خاکسار کا ایک چھوٹا بچہ گھر میں موجود تھا۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر محمد ارشد صاحب (امیر ضلع) موجود تھے جو کہ اس موقع پر صرف اور صرف دعائیں ہی کر رہے تھے آگ سے 100 فٹ کا حصہ متاثر ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے ایک ادنیٰ سے غلام کو محفوظ رکھا۔ الحمدللہ۔

بقیہ صفحہ 3

علاقوں میں ڈیزل یا پٹرول سے چلنے والے جنریٹر (Generator) کا استعمال بھی آسان نہیں ہے۔ بعض گاؤں سڑک سے 70، 80 میل دور ہوتے ہیں یا ان جگہوں سے جہاں سے پٹرول یا ڈیزل ملتا ہے بہت دور ہوتے ہیں اور دوسرے یہ کہ ان جنریٹرز کے بریک ڈاؤن کی صورت میں کوئی مکینک بھی نہیں مل سکتا جو مرمت کر سکے۔

حضور نے فرمایا کہ میرے خیال میں ہمیں اس کے متعلق خوب غور کرکے بنیادی قسم کے Solar System بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس وقت تک جو معلومات مجھے ملی ہیں وہ تو بہت حوصلہ پست کرنے والی ہیں کیونکہ Solar Cells بہت مہنگے ہیں بلکہ پورا سسٹم ہی بہت زیادہ قیمت کا ہے۔ اس لئے میں آپ میں سے ان کو جو اس فیلڈ کے ہیں یعنی Solar Energy System کی فیلڈ میں، ان کو کہتا ہوں کہ ایسے طریقے اور ڈیزائن تلاش کریں جن سے قیمت میں کمی کی جا سکے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ آپ کے لئے، یعنی احمدی انجینئرز کے لئے بہت بڑا چیلنج ہے کیونکہ جہاں تک مجھے علم ہے فی الحال امریکہ نے سولر سیل کی Manufacturing کو مکمل طور پر اپنے قبضہ میں لیا ہوا ہے۔ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہمیں اور بھی زیادہ سنجیدہ ہونا چاہئے کیونکہ وہ وقت بہت تیزی سے قریب آ رہا ہے جب آپ دیکھیں گے کہ ہر وہ چیز جو امریکہ سے آئے گی وہ بہت کمیاب ہوگی۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ چند باتیں میں نے آپ سے کہنی تھیں۔ اللہ آپ کو جماعت کا بہت مستعد اور مخلص حصہ بنائے اور اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کی عقل و سمجھ میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اختتامی دعا کروائی اور پھر سمپوزیم کے شرکاء نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 4 جون 2004ء)

جنگِ امریکہ-سپین

”دشمن کا دشمن اپنا دوست“ کے فلسفہ پر عمل کرتے ہوئے امریکا نے اسپین کے خلاف کیوبا کی تحریک آزادی کی اعلانیہ حمایت کی تو اس تنازعہ نے اتنا طول پکڑا کہ دونوں قوتیں (امریکا، اسپین) آپس میں نبرد آزما اور طاقت ور نظر آئیں۔ اسپین کی جانب سے سخت دھمکیاں دی گئیں۔ لیکن امریکی حکومت اور پریس کی جانب سے کیوبا کے باغیوں کی حمایت روز بہ روز بڑھتی گئی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ 24/اپریل 1898ء کو جنگ شروع ہوگئی۔ اس جنگ نے حالات کو ایک نیا موڑ دیا جس کی بدولت امریکا دنیا میں ایک موثر طاقت کے طور پر ابھرا۔ اس نے چند ہی ہفتوں میں اسپین کو زیر کر لیا۔ 10 دسمبر 1898ء کے ”معاہدہ پیرس“ کے تحت اسپین کیوبا پر اقتدار کے دعوے سے دستبردار ہوگیا، اور اس نے دو کروڑ امریکی ڈالر کے عوض فلپائن پر بھی امریکا کا اقتدار اعلیٰ تسلیم کر لیا، الغرض ایک معمولی سے تنازعے پر شروع ہونے والی اس جنگ نے نہ صرف توازن طاقت کا نیا معیار مہیا کیا بلکہ یہ جنگ غیر معمولی بین الاقوامی جغرافیائی تبدیلیوں کا بھی باعث بنی۔

مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب

مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ

میری ماموں زاد بہن مکرم امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ صوفی عبدالقدیر صاحب سابق درویش مرحوم 83 سال کی عمر میں مورخہ 15 جون 2004ء کو ٹورانٹو کے ایک ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ 14 جون کو میری ان سے آخری ملاقات ہوئی اور ڈاکٹروں نے امید دلائی تھی کہ ایک دو روز میں ان کو چھٹی دے دی جائے مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں بلا لیا جو بہت ہی پیارا ہے۔

مرحومہ کے والد صاحب میرے ماموں حضرت میاں کریم بخش صاحب یکے از رفقائے حضرت اقدس مسیح موعود تھے جو اپنے آپ کو طاعونی احمدی کہا کرتے تھے کہ جب 1902/3 میں طاعون نے پنجاب میں موتا موتی لگا دی تو پھر یہ اس عذاب الٰہی سے ڈر کر ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ سے پا پیادہ قادیان پہنچے اور امام مہدی کی بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے تھے۔ 1943ء میں انہوں نے ہجرت کر کے محلہ دارالفضل میں اپنا مکان بنالیا تھا اور جب عاجز 1944ء میں وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوا تو ہر جمعہ کے دن ہماری پکنک ان کے گھر میں ہوتی تھی جہاں کھانے کو آم۔ انگور۔ امرود اور کیلے ملتے تھے۔ مرحومہ کے خاوند بدوملہی کے مشہور فرد مولوی غلام احمد صاحب کے چھوٹے بھائی تھے جو کچھ عرصہ درویش بھی رہے۔

مرحومہ بہت نیک، مخلص، صابرہ اور صلح رحمی کرنے والی بہن تھیں۔ اور میرے ساتھ وقف کی وجہ سے بہت محبت اور پیار کرتی تھیں۔ مرحومہ اپنے سب سے چھوٹے بیٹے عزیزم قمر کے پاس کینیڈا میں مقیم تھیں۔ ان کا بڑا بیٹا عزیزم طاہر محمود جرمنی جماعت کا 15 سال سے نیشنل سیکرٹری تعلیم کی خدمات بجالا رہا ہے۔ وہ ممبران کی ملاقات کیلئے چند دن قبل یہاں تشریف لائے اور ماں بیٹا مل کر بہت خوش ہوئے۔

ان کی نماز جنازہ محترم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے بیت ۔۔۔ کینیڈا کے صحن میں 17 جون 2004ء کو بعد نماز مغرب پڑھائی اور موصیہ مرحومہ کے بچے عزیزان مبشر و ظفر جنازہ لے کر ربوہ پہنچے۔ عزیزم ظفر ایم ایس سی کو نصرت جہاں کے ماتحت نائیجیریا میں خدمت کا موقع ملا۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36798 میں عبدالماجد خان ولد حامد خان قوم پٹھان عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 13-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد ہوٹل واقع مہدی چوک گولبازار مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$520 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالماجد خان ولد حامد خان کینیڈا گواہ شد نمبر 1 شیخ عبدالحکیم وصیت نمبر 11475 گواہ شد نمبر 2 محمد حنیف کینیڈا

مسل نمبر 36799 میں بشریٰ خالد کاہلوں زوجہ خالد اقبال کاہلوں قوم وڑائچ جٹ پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 4-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 500 گرام مالیتی -/350000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/250000 روپے۔ 3۔ سلائی مشین مالیتی -/C$300 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ خالد کاہلوں زوجہ خالد اقبال کاہلوں کینیڈا گواہ شد نمبر 1 خالد اقبال کاہلوں خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد اقبال کاہلوں وصیت نمبر 28821

مسل نمبر 36800 میں خالد سعید احمد ولد سعید احمد قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد فلیٹ واقع گلشن اقبال کراچی مالیتی -/850000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$1000 ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خالد سعید احمد ولد سعید احمد ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد طیب کینیڈا گواہ شد نمبر 2 عطاء الرحمان کینیڈا

مسل نمبر 36801 میں فرحت نوشین زوجہ ظفر اللہ جوئیہ قوم جوئیہ پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی چوڑیاں وزنی 130 گرام مالیتی -/C$2400 ڈالر۔ 2۔ طلائی زیورات مالیتی -/10000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فرحت نوشین زوجہ ظفر اللہ جوئیہ ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 ملک محمد ظفر اللہ وصیت نمبر 25958 گواہ شد نمبر 2 محمد حنیف کینیڈا

مسل نمبر 36802 میں محمد قیوم ولد محمد یعقوب قوم شیخ پیشہ کاروبار عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 23-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$2000 ڈالر ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد قیوم ولد محمد یعقوب ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 محمد حنیف ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 2 عطاء الرحمان کینیڈا

مسل نمبر 36803 میں منصورہ قیوم زوجہ محمد قیوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور وزنی 11 تولے مالیتی -/C$1800 ڈالر۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ منصورہ قیوم زوجہ محمد قیوم کینیڈا گواہ شد نمبر 1 محمد قیوم خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عطاء الرحمان کینیڈا

مسل نمبر 36804 میں محمد ہارون ولد محمد حنیف قوم جاٹ پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 21-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$100 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد ہارون ولد محمد حنیف ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 عدنان وحید کینیڈا گواہ شد نمبر 2 سکندر ایچ بجوکہ

مسل نمبر 36805 میں نصیرہ کوثر زوجہ عبدالسلام قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و

غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر بذمہ خاوند محترم C$5000/- ڈالر۔ طلائی زیورات مالیتی C$2700/- ڈالر۔اس وقت مجھے مبلغ C$100/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ نصیرا کوثر زوجہ عبدالسلام ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 ثناء اللہ خان وصیت نمبر 27215 گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام خاوند موصیہ

مسل نمبر 36806 میں داؤد احمد ولد ادریس احمد قوم جٹ پیشہ ٹیچنگ عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ C$2800/- ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد داؤد احمد ولد ادریس احمد کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر 1 سید شعیب احمد جنود کینیڈا گواہ شد نمبر 2 عبدالباری وصیت نمبر 17471

مسل نمبر 36807 میں محمد نسیم باجوہ ولد غلام علی باجوہ قوم جاٹ باجوہ پیشہ پنشنر عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔زرعی زمین رقبہ 8 ایکڑ واقع چک نمبر 316 ر ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی 1200000/- روپے۔ رہائشی احاطہ واقع 316 ر ج۔ب تلونڈی مالیتی 15000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ C$150/- ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔اور مبلغ 40000/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد نسیم باجوہ ولد غلام علی باجوہ کینیڈا گواہ شد نمبر 1 محمد نواز باجوہ وصیت نمبر 21316 گواہ شد نمبر 2 شیخ عبدالمنان وصیت نمبر 29537

مسل نمبر 36808 میں اختر بیگم زوجہ محمد نسیم قوم جاٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر 10000/- روپے۔ طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی C$2000/- ڈالر۔اس وقت مجھے مبلغ C$150/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ اختر بیگم زوجہ محمد نسیم کینیڈا گواہ شد نمبر 1 محمد نسیم باجوہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد نواز باجوہ وصیت نمبر 21316

مسل نمبر 36809 میں شریف احمد ولد سلطان علی قوم جٹ پیشہ ریٹائرڈ عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔زرعی اراضی رقبہ 20 ایکڑ واقع گجو چک مالیتی 5000000/- روپے۔مکان واقع راہوالی ضلع گوجرانوالہ مالیتی 1500000/- روپے۔اس وقت مجھے مبلغ 2500/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔اور مبلغ 180000/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد شریف احمد ولد سلطان علی کینیڈا گواہ شد نمبر 1 محمد نواز باجوہ ولد محمد حسین باجوہ کینیڈا گواہ شد نمبر 2 شکیل احمد چیمہ ولد شریف احمد چیمہ کینیڈا

اطلاعات و اعلانات

(نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔)

نکاح

مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب زعیم انصاراللہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بیٹے پیرزادہ محمد آفتاب شاہ صاحب ایم۔اے کا نکاح مورخہ 16۔اپریل 2004ء بیت الذکر ریلو کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ہمراہ مکرمہ راشدہ شہزادی صاحبہ بنت مکرم شریف احمد گجر صاحب مکرم سید سعید الحسن شاہ صاحب مربی سلسلہ چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی نے پچیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رفیع رضا قریشی صاحب ابن قریشی عزیز احمد صاحب (مرحوم) حلقہ گلستان جوہر کراچی لکھتے ہیں میرے ماموں سید طاہر رضوی صاحب ابن مکرم سید عبدالمومن رضوی صاحب مرحوم (حلقہ لیاقت آباد کراچی) مختصر علالت کے بعد مورخہ 14 جون 2004 بروز پیر ضیاء الدین ہسپتال کراچی میں بعمر 49 سال وفات پا گئے تھے۔ اسی روز بعد نماز ظہر بیت حمد مارٹن روڈ کراچی میں مکرم قاضی عبدالقدیر صاحب چانڈیو مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدازاں تدفین باغ احمد قبرستان اسٹیل ٹاؤن کراچی میں عمل میں آئی جہاں قبر تیار ہونے پر بعد مکرم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ آپ مکرم مولوی سید محمد رضوی صاحب (وکیل ہائی کورٹ حیدر آباد دکن) رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔مرحوم نے اپنے پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ان کی مغفرت بلندی درجات اور لواحقین کے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

داخلہ گورنمنٹ جامعہ نصرت

مورخہ یکم جولائی 2004ء سے داخلہ سال اول برائے ایف۔اے / ایف ایس سی شروع ہو رہا ہے۔ پراسپکٹس کالج سے مورخہ یکم جولائی 2004ء سے وصول کریں۔
مورخہ 10 جولائی کو فارم مکمل کر کے جمع کروائیں

[illegible] 12 [illegible]

فارم کے ساتھ درج ذیل لف کریں۔

1۔ 2 عدد تصویریں رنگین 2۔ میٹرک کی سند کی فوٹو کاپی دو عدد
3۔ کریکٹر سرٹیفکیٹ (1) عدد
4۔ والد کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی (1) عدد

نوٹ: انٹرویو والے دن اصل کاغذات ہمراہ لائیں۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین)

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالرشید بٹ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ بعمر 64 سال مورخہ 19 جون 2004ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئی ہیں۔اگلے روز بعد نماز فجر بیت سلام میں مکرم صدیق احمد منور صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم پروفیسر محمد ادریس صاحب صدر محلّہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔احباب سے درخواست ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔

ولادت

☆ مکرم احسان الٰہی جاوید صاحب، جاوید فوٹو اسٹوڈیو بھیرہ ضلع سرگودھا لکھتے ہیں کہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 30 مئی 2004ء کو اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام کامران عاطف جاوید تجویز ہوا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔نومولود، مکرم ڈاکٹر فضل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بھکہ (ضلع سرگودھا) کا نواسہ ہے۔ نومولود ولادت کے وقت کمزور تھا اور بعد میں کچھ روز بیمار بھی رہا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی صحت اور عمر میں برکت دے۔ نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم خواجہ رشید احمد صاحب محلّہ دارالفضل ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ نذیراں بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ جمیل احمد صاحب مرحوم مورخہ 5 جون 2004ء کو بعمر 60 سال وفات پا گئیں۔اگلے روز مورخہ 6 جون کو مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم خواجہ صفی الدین صاحب انسپکٹر مال نے دعا کروائی۔ مرحومہ بہت ہی ملنسار اور مہمان نواز اور غریبوں کی ہمدرد تھیں۔آپ کی پسماندگان میں پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(بقیہ صفحہ 1)

ٹاور کے ایک حصہ میں فرش پر مضبوط شیشے (Glass Floor) کی سلیب لگائی گئی ہے جس میں سے نیچے زمین پر نظر پڑتی ہے تو کمزور دل افراد کا کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے۔ مگر بعض من چلے اس پر چڑھ کر چھلانگیں لگاتے ہیں اور اس پر لیٹ کر تصویریں بناتے ہیں۔ حضور انور نے یہ حصہ بھی بہت دلچسپی سے دیکھا۔

Main Deck کے بعد حضور انور ٹاور کے بلند ترین مقام Sky Pod پر بھی تشریف لے گئے اور اردگرد کے دور دور تک نظر آنے والے مناظر سے لطف اندوز ہوئے۔ اس کے بعد حضور انور واپس نیچے تشریف لے آئے۔

CN ٹاور کی سیر کے بعد حضور انور نے ٹورانٹو ڈاؤن ٹاؤن کے ایک حصہ کا ڈرائیونگ ٹور کیا۔ حضور انور یونیورسٹی ایونیو سے کوئینز پارک (Queens Park) تک گئے جو صوبائی اسمبلی کا صدر دفتر ہے اور اس کے اردگرد یونیورسٹی آف ٹورانٹو کی عمارتیں ہیں۔ وہاں سے واپس آکر قافلہ گارڈینر Gardiner Expressway اور ڈان ویلی پارک وے (Don Valley Pkwy) کے راستے بیت الحنیف پہنچا جہاں ٹورانٹو ایسٹ جماعت کے احباب خواتین اور بچے حضور انور کے منتظر تھے۔ بچے حضور انور کو دیکھتے ہی استقبالیہ نغمے گانے لگے اور احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ حضور انور نے ایک قطار میں کھڑے اراکین مجلس عاملہ کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور بچوں اور بچیوں کے گروپس میں تشریف لے گئے جو باری باری استقبالیہ نغمے نہایت خوبصورت آواز میں گا رہے تھے۔ حضور انور نے بچوں میں قلم اور چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور بیت الذکر کے اندر منتظر احباب میں تشریف لائے اور انہیں شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ پھر نچلے ہال میں منتظر خواتین میں تشریف لے گئے جہاں بیگم صاحبہ پہلے سے تشریف لے جا چکی تھیں۔

خواتین کے ہال سے واپس آکر حضور انور بیت الذکر سے قریب ہی واقع ایک احمدی دوست مکرم جاوید احمد صاحب کے گھر پر تشریف لے گئے اور چند منٹ وہاں وضو کرنے کے بعد بیت الذکر تشریف لائے اور ڈیڑھ بجے کے قریب ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ دو بجے کے قریب حضور انور قیام گاہ کیلئے واپس روانہ ہوئے اور تین بجے کے قریب واپس قیام گاہ پہنچے۔

شام نو بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء بیت.......... میں جمع کر کے پڑھائیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 30 جون 2004ء	
طلوع فجر	3:23
طلوع آفتاب	5:03
زوال آفتاب	12:12
وقت عصر	5:12
غروب آفتاب	7:20
وقت عشاء	9:00

تبدیلی نام

مکرمہ شاہدہ محمودہ صاحبہ زوجہ مکرم منور احمد صاحب سکنہ 8/9 دارالصدر غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میں نے اپنا نام شاہدہ منور سے تبدیل کر کے شاہدہ محمودہ رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
Real Estate Consultants
فون 0425301549-50
موبائل: 0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بلیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور

خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 FAX:213966

کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
Office:04524-213550 Res:212826
پروپرائٹر: چوہدری عامر گوپے راوابن چوہدری بشیر احمد گوپے راہ

سی پی ایل نمبر 29